© rasailojaraid.com

مطبوعات

ہوائے طیبہ | از قاضی عبدالرحمٰن ۔ ناشر: آئینۂ ادب، چوک مینار انارکلی، لاہور ۔ صفحات ۹۶ ۔ قیمت ۱۵/ روپے

اس کتاب کے طباعتی معیار کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔ یہ قاضی صاحب کے حمدیہ و نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔ قاضی صاحب نے تعلیم و تدریس میں عمر گزاری اور ۱۹۶۹ء میں بطور ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہوئے۔ تعارف کا ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ پاکستان کے مرکزِ حکومت کا نام "اسلام آباد" انہی کا تجویز کردہ ہے۔

چند سال سے نعت گوئی کا جو دور شروع ہوا ہے اُس میں بڑی تیزی سے متعدد نعتیہ مجموعے سامنے آئے۔ ہوائے طیبہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

میرے سامنے ایک طرف حفیظ تائب کی یہ مطبوعہ رائے ہے کہ قاضی صاحب "مولانا ظفر علی خاں کے رنگِ نعت سے متاثر ہیں اور اس مجددِ نعت سے اکتسابِ فیض کرنے کی بدولت اُن کے نعتیہ کلام میں قادر الکلامی اور جدّت و ندرت موجود ہے"۔ احسان دانش فرماتے ہیں: "اس کتاب میں قاضی صاحب کی محبت اور عقیدت کا رنگ شعری صورت میں اظہار ہوا ہے"۔

میری ذاتی رائے یہ ہے کہ قاضی صاحب کی نعتوں میں والہیت کا رنگ غالب ہے۔ مثلاً "وہ آئے تو آئی بہار اللہ اللہ"۔ حضورؐ کے کردار کی عظمتوں کی جھلک بھی ہے اور ناسازگاریٔ احوال کی فریاد بھی۔ حضورؐ کے در کی گدائی کا جذبہ بھی جابجا ملتا ہے۔ خصوصاً ہندی طرز کا گیت خوب ہے ایک مصرعہ ہے:

ع "خالی ہے کشکول، سکھی ری! نام محمدؐ بول!"

زمزمۂ حق | حافظ محمد ظہور الحق ظہور ۔ ناشر: کتب خانہ رشیدیہ، مدینہ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی

صفحات: ۱۲۸ ۔ قیمت: ۷/ روپے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ کتاب پہلے کی مطبوعہ ہے اور ۱۹۷۶ء سے دفتر کے انبارِ کتب میں پڑی رہی۔

میں نے اسے پڑھا تو بہت متاثر ہوا۔ سیکولر ادبی فضا کے لحاظ سے بہت سے "غیر شاعرانہ" موضوعات پر مؤثر شاعری کی گئی ہے مثلاً علاوہ اس کے کہ خدا کی حمد و مناجات اور سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، سورۂ اخلاص کا منظوم ترجمہ پیش کیا گیا ہے، توحید کی تجلیاں بھی خوب نکھاری گئی ہیں۔ مثلاً یہ مصرعہ: "ہمارا فقط ہے خدا غوثِ اعظم"۔ ص ۹۳ سے ۶۸ تک تذکرۂ رسالتمآبؐ ہے۔ اس نعتیہ حصے میں بھی شاعری کے قلم نے بڑی گلفشانیاں کی ہیں۔ مثلاً یہ مصرعہ! "تو عظمتِ انسان کا نگہباں نظر آیا"۔

پھر "اصحابی کالنجوم" اور "ان الدین عند اللہ الاسلام" کے باب میں ایمان پرور نظمیں ہیں۔ آخری حصہ "ارض پاک" کے زیرِ عنوان ہے، جس میں پاکستان کے ظہور، اس کے واقعاتِ ماضی اور مستقبل کے عزائم کا بیان ہے۔ آخری نظم ارادے کا ایک شعر ؎

جو شمعیں ہو گئیں خاموش طوفانِ حوادث سے
انہیں دل کے لہو سے پھر فروزاں کر کے چھوڑیں گے

حافظ ظہور صاحب کے اس مجموعے ہی کو نہیں، اُن کے مجموعی فن کو اسلامی ادبیات میں عزت کا مقام ملنا چاہیے۔

طباعتی معیار رائج الوقت سطح سے کم تر ہے۔

معروضاتِ اظہر محمد اظہر ربال۔ ناشر: بزم شہید برادران ربال، سب پوسٹ آفس سیگل آباد، تحصیل چکوال ضلع جہلم۔ صفحات ۱۱۰۔ قیمت ۱۲/- روپے۔

شاعر اور اُس کی کتاب کا تعلق تعلیمی لحاظ سے ایک پسماندہ ضلع کے ایک گاؤں سے ہے۔ میرے گاؤں کا پڑوسی گاؤں ہے۔ چوہدری محمد خاں اظہر صاحب ایمان و شعور ہیں اور دلِ دردمند رکھتے ہیں وہ دو شہید بیٹوں (ضمیر و طارق منہاس) کے والد ہونے کے اعزاز سے بہرہ مند ہیں۔ دین کی محبت، ملت کے غم اور وطن کے درد نے مل جل کر ان کی شاعرانہ صلاحیتوں کو جِلا دی ہے۔ انہی جذبات کا شاعرانہ اظہار اس مجموعہ کلام میں ہے۔ افسوس ہے کہ تفصیلی تبصرہ ممکن نہیں۔ شاعر نے صدرِ پاکستان تک سے بہ خراجِ تحسین وصول کر لیا کہ "یہ نظمیں واقعی قومی فلاح و اصلاح کے درد میں ڈوب کر لکھی گئی ہیں"۔ دراصل کتاب پر ایک طویل نظم وطن کی پکار حاوی ہے، جس میں تاریخی حوادث کے بیان کے

© rasailojaraid.com